✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت سیرت النبیؐ
وقت 5-7منٹ

قرآنِ کریم، آنحضورؐ کی زندگی کا مکمل ضابطہ حیات ہے

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (البقرۃ:2)

کہ یہ ”وہ“ کتاب ہے۔اس میں کوئی شک نہیں۔متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔

جب سے یہ نور ملا نور پیمبر سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے
مصطفٰےؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

سامعین! میری آج کی تقریر کا موضوع ہے ”قرآن کریم، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مکمل ضابطہ حیات ہے“۔

قرآن کریم ایک ایسی آسمانی کتاب ہے جو ہدایت کی عَلَمبردار ہے۔قرآن، عظیم الشان، مکمل اور نور عطا کرنے والا ہے اُس نے ایک عالَم کو منور کیا اور آئندہ بھی کرتا رہے گا۔ربُّ العالمین نے تمام بنی نوع انسان کی فطرت کو مدِّ نظر رکھ کر اس میں ہدایت کے سامان رکھے ہیں اور ہر ایک دینی و دنیاوی امور زندگی کے تمام وسائل و مسائل کا حل بیان فرمایا ہے اور اپنے پیارے عالمگیر نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ عالمگیر کتاب نازل فرمائی۔آپؐ ہی وہ محسنِ اعظم ہیں جنھوں نے مخلوقِ خدا کو اپنے خالقِ حقیقی سے رشتہ جوڑنے کے لیے لازوال خزانہ دعاؤں کا عطا فرمایا۔بنی نوع انسان کی روحانی سیری کے سامان میسر فرمائے۔الغرض قرآنِ کریم ایک مکمل ضابطہ حیات پیش کرکے انسانِ کامل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے علم و عمل کا بہترین نمونہ عطا فرمایا۔جس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی اور دین و دنیا میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”قرآن شریف ایک دینی سمندر ہے جس کی تہ میں بڑے بڑے نایاب اور بے بہا گوہر موجود ہیں۔“

(ملفوظات جلد3 صفحہ194)

ارشاد ربانی ہے۔

وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا (النساء:114)

کہ اللہ نے تجھ پر کتاب اور حکمت اُتارے ہیں اور تجھے وہ کچھ سکھایا ہے جو تو نہیں جانتا تھا اور تجھ پر اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:

”جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خاص فضل سے روحانی کمالات، انعامات و برکات، اسرار و معارف اور محسن باری تعالیٰ کے خزائن عطا فرمائے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن جیسی رحمت شفاء، نور، امام کتاب لے کر آئے اور قرآن کا نزول رحمانی صفت ہی کا اقتضاء تھا جیسے

فرمایا اَلرَّحْمٰنُ۔ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ قرآن کا نزول چونکہ اس صفت کے نیچے تھا۔ آپؐ جب معلّمِ القرآن ہوئے تو اسی صفت کے مظہر بن کر باوجود اس کے کہ اُن سے دکھ اٹھائے مگر دُعا، توجہ، عقد ہمت اور تدبیر کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ آخر آپؐ کامیاب ہو گئے۔ پھر جن لوگوں نے آپؐ کی سچی اور کامل اتباع کی ان کو اعلیٰ درجہ کی جزا ملی اور ان کی تعریف ہوئی۔ اس پہلو سے آپؐ کا نام احمدؐ ٹھہرا کیونکہ دوسرے کی تعریف جب کرتا ہے جب فائدہ دیتا ہے۔ چونکہ آپؐ نے عظیم الشان فائدہ دنیا کو پہنچایا، اس لیے آپؐ کی اسی قدر تعریف بھی ہوئی۔"

(حقائق الفرقان جلد4 صفحہ 112)

انسانِ کامل قرآنِ کریم کے نورانی آئینہ میں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (البقرة:130)

یعنی اے ہمارے ربّ! تو ان میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور (اس کی) حکمت بھی سکھائے اور اُن کا تزکیہ کر دے۔ یقیناً تُو ہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

یہ عظیم الشان دعا تعمیر بیت اللہ کے وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی ہے۔ جس کے بارے میں خود حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرمایا کرتے تھے کہ مَیں اپنے باپ ابراہیم کی دعاؤں کا نتیجہ ہوں۔

(خزینۃ الدعا صفحہ 24۔ ایڈیشن پنجم)

اللہ تعالیٰ آسمانی شہادت کے طور پر قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم:5)

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً تو بہت بڑے خُلق پر فائز ہے۔

اس آسمانی شہادت سے بہتر آپؐ کے اخلاقِ حسنہ کی تصویر کشی کون کر سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ مؤمنوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ (المومنون:2-6)

یعنی یقیناً مومن کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں میں عاجزی اختیار کرتے ہیں۔ لغو چیزوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ زکوۃ ادا کرتے ہیں، اپنے تمام سوراخوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

پھر فرمایا:

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ (المومنون:9-10)

یعنی جو اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال کرتے ہیں۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ یہ تمام خوبیاں باحسن طریق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھیں۔ اِنہی آیات کی تلاوت سن کر حضرت عائشہؓ نے فرمایا تھا۔ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن۔

سامعین! اللہ تعالیٰ پھر قرآن کریم میں فرماتا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:22)

کہ یقیناً تمہارے لیے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے۔

الغرض حضرت عائشہؓ کی چشم دید شہادت کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی کریمؐ کے اخلاق عین قرآن کے مطابق تھے۔ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن یعنی آپؐ نے قرآن کریم پر اس قدر عمل کر کے دکھایا کہ آپؐ کامل انسان بن گئے اور دوسرے لوگوں کے لیے قرآن کا عملی نمونہ بن گئے گویا آپؐ کے اخلاقِ حسنہ قرآن کی تفسیر ہیں۔

اول آپؐ نے قرآنی احکام پر عمل کر کے ایسا حسین عملی نمونہ پیش کیا جسے قرآن نے اسوہ حسنہ قرار دیا۔

دوئم دیگر قرآن نے جو حکم دیے وہ سب آپؐ نے پورے کر کے دکھائے گویا آپؐ چلتے پھرتے مجسم قرآن تھے۔

آنحضورؐ کے اخلاق بمطابق احادیث

سامعین! یہاں سب سے پہلی گواہی آپؐ کی زوجہ مبارکہ اول حضرت خدیجہؓ کی ہے۔ وہ پیاری عظیم مبارک ہستی کے بارہ میں یہ گواہی دیتی ہیں کہ آپؐ صلہ رحمی کرنے والے، دوسروں کے بوجھ بانٹنے والے، گمشدہ اخلاق اور نیکیوں کو زندہ کرنے والے، مہمان نواز اور راہ حق میں مصائب پر مدد کرنے والے ہیں۔ اس لیے آپؐ جیسے کامل انسان کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرے گا۔

(اسوہ انسان کامل صفحہ 21)

اسی طرح حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ آپؐ کبھی فحش کلامی نہ کرتے، نہ ہی بازاروں میں آوازیں کسنا آپؐ کا شیوہ تھا۔ آپؐ بدی کا بدلہ بدی سے نہ لیتے تھے بلکہ عفو اور درگزر سے کام لیتے تھے۔

(اسوہ انسان کامل صفحہ 22)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی پاک نمونہ کی حضرت عائشہؓ کی شہادت ہے کہ اللہ کی رضا کے تابع آپ کے سب کام ہوتے تھے جس کام سے خدا ناراض ہو آپ اس سے دور رہتے تھے۔

(ترمذی از اسوہ انسان کامل صفحہ 3)

جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن شریف میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت، آپؐ کے لباس، حقوق العباد کی نازک ذمہ داریوں، بے پناہ روزمرہ مصروفیات، انقطاع الی اللہ، عبادت، ذکر الٰہی، تبلیغ، پاکیزہ اخلاق، سچائی، راست بازی، استقامت، رأفت ورحمت، عفو وکرم وغیرہ کے واضح اشارے ملتے ہیں۔ آپؐ نے اپنے رب سے انتہائی درجے کی محبت کی اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں رنگین ہو کر دنیا کو بہترین نمونہ دیا(الاحزاب:22)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ کی اصل صفاتِ الٰہیہ میں ہے اور دراصل قرآنی تعلیم کا خلاصہ بھی صفاتِ الٰہیہ میں مضمر ہے۔ اسی امانت کا بوجھ ہی تھا جو زمین وآسمان اور پہاڑ بھی نہ اٹھا سکے اور یہ بار امانت اٹھایا تو ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کامل انسان نے، تبھی تو رسولؐ امینؐ کا لقب ٹھہرا۔(التکویر:22)

نبوت کے تھے جس قدر بھی کمال
وہ سب جمع ہیں آپؐ میں لامحال

(بخار دل صفحہ 88)

آئیں! آپؐ کے بارہ میں ایک اور قرآنی گواہی کو دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔(الانعام:163-164)

سامعین! ہمارے پیارے آقا کی پُرکشش شخصیت کا عکس آپؐ کے پُرکشش چہرے سے بخوبی نمایاں تھا جس کے ہزاروں فدائی اور عاشق پیدا ہوئے۔ اسی طرح آپؐ کے سچے عاشق صادق اور خدا کے محبوب ترین غلامِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپؐ کے سب سے اعلیٰ ہونے کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

"قرآن خدا تعالیٰ کی پاک وحی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور سنت وہ اسوہ حسنہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وحی کے موافق قائم کر کے دکھایا۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 32)

مزید فرمایا:

"آپؐ کی زندگی کے کل واقعات ایک عملی تعلیمات قرآنی کا مجموعہ ہیں جس طرح قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی قولی کتاب ہے اور قانون قدرت اس کی فعلی کتاب ہے۔ اِسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھی ایک فعلی کتاب ہے اور جو گویا قرآن کریم کی شرح اور تفسیر ہے۔" (ملفوظات جلد 3 صفحہ 34)

آپ علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

”رسول کریمؐ کی قدر بذریعہ قرآن کریم سے کھلتی ہے جس نے قرآن کریم کو نہیں دیکھا اُس نے رسول کریم کا کیا دیکھا۔“

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 363)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

”حضرت عائشہؓ کے مشہور جواب سے ہر ایک کے علم میں ہے کہ حضورؐ قرآن کریم کے حکموں پر کس حد تک عمل کیا کرتے تھے۔ آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کی عمدہ مثال پیش فرمائی کہ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو موتی ہیں جو ایک ہی سیپ سے نکلے ہیں، قرآن کریم کی تعلیم کو جاننا چاہتے ہو تو نبی کریم کی زندگی کا مطالعہ کرو اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ کرکے دیکھنا چاہتے ہو کہ آپ صبح و شام اور دن رات کیسے گزارتے تھے تو آپؐ کی سیرت آپ کے سامنے آجائے گی۔“

(خطبہ جمعہ 4 مارچ 2005ء)

قرآنی احکام اور آپؐ کی عملی زندگی میں مناسبت

سامعین! قرآن کریم میں 700 سے زائد احکامات درج ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رہتی دنیا تک عظیم الشان مثالیں قائم کی ہیں۔ جیسے عباد الرحمن سورۃ الفرقان 75، الشعراء 194 کے مطابق نیک اہل و عیال اور اچھے نمونہ کے لیے دعا کرتے ہیں۔ روح الامین نے قرآن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر اُتارا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر کام اللہ کا نام لے کر شروع کرتے فرماتے تھے اس کے بغیر کام بے برکت ہوتے ہیں۔ فراغت و مصروفیت میں ہر حال میں اللہ کو یاد رکھتے تھے الغرض ہر موقع اور محل کے لیے آپ سے دعائیں ثابت ہیں۔ جیسے

1۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ کی صفات الٰہیہ کی دعائیں پڑھتے

2۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ مصیبت کے وقت آسمان کی طرف سر اٹھا کر پڑھتے۔

3۔ توبہ و استغفار (البقرۃ: 223) یعنی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ سے ثابت ہے کہ آپؐ بہت زیادہ استغفار کیا کرتے تھے۔ آخری عمر میں تو حضورؐ اس قدر کثرت سے استغفار کرتے کہ وضو کرتے وقت بھی آپؐ کی زبان مبارک پر سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ وَأَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ کے کلمات ہوتے اور صحابہؓ کو بھی توبہ و استغفار کی تلقین کرتے۔

(مسلم بحوالہ الواح الھدیٰ)

سورۃ النحل آیت 92 اور سورۃ بنی اسرائیل آیت 35 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اپنے وعدوں اور عہدوں کو پورا کر۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق کے ہر پہلو کو خوب خوب نبھاتے۔ صلح حدیبیہ کا واقعہ آپؐ کے عہد کی پابندی کا بہترین نمونہ ہے۔ اس ایفائے عہد کے باعث برکتوں سے وافر حصہ ملا اور اسلام کے لیے فتوحات کے دروازے کھولے گئے۔

سورۃ احزاب کی آیت 71 میں اللہ تعالیٰ نے صاف اور سیدھی بات کہنے کا حکم فرمایا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت خدیجہؓ کی گواہی بھی آپؐ کی صداقت کی دلیل ہے کہ آپؐ تو ہمیشہ سچ بولتے ہیں اللہ آپ کو کبھی ضائع نہ کرے گا۔

سورۃ التکویر آیت 22 میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کے ایک اور وصف کا ذکر فرمایا کہ وہ واجب الاطاعت اور امین بھی ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ وصف نبوت سے قبل بھی تھا۔ اہل مکہ آپؐ کو امین و صادق کے لقب سے یاد کرتے تھے اور اپنی امانتیں آپؐ کے پاس رکھواتے تھے۔ ہجرت مدینہ کے وقت آپ کو امانتوں کی فکر تھی اور بے خوف آپؐ وہ امانتیں حضرت علیؓ کے سپرد کرکے آئے اور فرمایا کہ وہ یہ امانتیں ادا کرکے مدینہ آئیں۔

(اسوہ انسان کامل صفحہ 163-164)

سامعین کرام! قرآن کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک ہی عمل کے دو نام ہیں۔ عدل و احسان، اقرباء پروری، بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں کی ممانعت، عہدوں کی پاسداری، قرآن پڑھ کر شیطان سے پناہ مانگنا، سادگی کے اصول پر صبر وشکر اور توکّل علی اللہ کے ساتھ زندگی بسر کرنا، دعوت اِلَی اللہ کرنے میں اپنا عمدہ نمونہ پیش کرنا، اپنے عمدہ اخلاق سے صحابہ کرامؓ کی عمدہ تربیت فرما کر رہتی دنیا تک عمدہ مثال قائم کرنا بہت بڑی قربانی، جدوجہد اور دعاؤں کا ثمرہ ہے۔

آپؐ کی زندگی کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ قرآن کریم جس میں 700 سے زائد احکامات ہیں ان کی تمام باریک راہوں پر اپنا عمدہ نمونہ پیش کیا۔ احادیث کے مطابق:

”آپ روزانہ اپنی مصروفیات کا آغاز نماز تہجد سے کرتے اور نہایت خوبصورتی سے لمبی نماز تہجد میں قرآن کریم کی طویل تلاوت فرماتے، اتنی طویل کہ دیر تک کھڑے رہنے سے پاؤں متورّم ہو جاتے۔“

(بخاری)

قرآنی ارشاد کے مطابق لباس میں پردہ اور زینت کا خیال رکھتے۔ الغرض آپؐ کی چال ڈھال گفتگو کا انداز، خوراک، معاشرت، خوش خلقی ہر ایک عمل قرآن کی آئینہ دار ہوتی۔ آپؐ دولت مندوں، مظلوموں، محکوموں، حاکموں، بادشاہوں، مجرّدوں اور شادی شدہ جوڑوں کے لیے، عورتوں کے لیے، صاحب اولاد کے لیے، دوستوں، قیدیوں، یتیموں اور غریبوں کے لیے بہترین نمونہ تھے۔ سادگی کا یہ حال تھا کہ گھر کے معمولی سے معمولی کام سے لے کر بڑی سے بڑی جنگوں تک میں خود حصہ لیا۔

ہر موقع اور محل کے لیے آپؐ کی دعائیں ثابت ہیں جو آپؐ کو آپؐ کے رب نے قرآنِ پاک میں سکھائیں۔ صبح اٹھتے ہوئے خیر و برکت کی دعا مانگتے تو شام کو انجام بخیر کی۔ گھر سے آتے جاتے، مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے، کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں، بیت الخلاء آتے اور جاتے، بازار آتے جاتے، سفر پر روانگی کے وقت، سوتے اور جاگتے، ہر حال میں خدا کی طرف رجوع کرتے اور اللہ کو سہارا بنا کر اُس سے دعا کرتے، مجلس میں بیٹھتے وقت 70 بار استغفار کرتے۔ الغرض قرآن کے ہر حکم اور ہدایت کی عملی تصویر تھے۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآن کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

(درثمین)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

”وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا تھا۔ یعنی انسان کامل کو۔ وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا۔ یعنی انسان کامل میں۔ جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ سید الانبیاء سیّد الاحیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔“

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 160۔161)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے ہمیں بلکہ تمام دنیا کے انسانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے یہ پیغام پہنچا دیا ہے کہ اب تمام گزشتہ اور آئندہ نمونے ختم ہو گئے اب اگر کوئی پیروی کے قابل نمونہ ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہے اور یہ پیروی کے نمونے کس طرح قائم ہوں گے۔ اس طرح قائم ہوں گے جس طرح ایک سچا عاشق اپنے محبوب کی پسند اور ناپسند کو اپنی پسند اور ناپسند بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اس طرح تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو گے تو پھر ہی مَیں تمہارے گناہ بھی بخشوں گا اور تمہارے سے محبت کا سلوک بھی کروں گا۔ تمہاری دینی اور دنیاوی بھلائیوں کے سامان بھی پیدا کروں گا۔ تو گویا اب اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے تمام راستے بند ہو گئے اور اگر کوئی راستہ کھلا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کر کے آپ کے پیچھے چل کر ہی خدا تعالیٰ تک پہنچا جا سکتا ہے، یہی ایک راستہ ہے جو کھلا ہے۔ پھر اس اسوۂ حسنہ کی پیروی کرنے کے لئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل میں بڑھانے کا طریق.... یہ ہے کہ یہ نبی کوئی معمولی نبی نہیں ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا سب سے پیارا وجود ہے۔ زمین و آسمان اس کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی اسی کام پر لگے ہوئے ہیں کہ اللہ کے اس پیارے نبی پر رحمت بھیجتے رہیں اور دعائیں کرتے رہیں۔ پس اے لوگو! جو ایمان کا دعویٰ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو تو تمہارا بھی یہ کام ہے کہ

اس نبی سے محبت پیدا کرو۔ اس پر درود بھیجو اور بہت زیادہ سلامتی بھیجو۔ جب تم اس طرح اس نبی پر درود و سلام بھیجو گے تو تم پر اس کی پیروی کے راستے بھی کھلتے چلے جائیں گے اور جیسے جیسے یہ راستے کھلیں گے جس طرح تم اس کی پیروی کرتے چلے جاؤ گے اتنی ہی زیادہ تم اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے والے بھی بنتے چلے جاؤ گے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 دسمبر 2004ء)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ

"آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم بھی اللہ اور اُس کے محبوب رسول سے بہت پیار کریں اور پیار کے نتیجے میں ہر اُس فعل اور عمل کو اپنائیں جو آپؐ نے قرآن کریم کی روشنی میں ہمارے لیے پیش فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ دَائِماً
فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَ بَعْثٍ ثَانٍ

(القصائد الاحمدیہ صفحہ 8)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(بتعاون: مسز منزہ ولی سنوری۔ بریمپٹن، کینیڈا)

۞۞۞۞